آئینہ بریلویت

تقریظ

مفتی نظام الدین شامزئی ؒ

تالیف

انور حسین گودھروی

ناشر

مکتبہ اصلاحِ ملت

﴿كل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار الحديث﴾

علماء وطلبہ کے لیے ایک بیش بہا تحفہ

آئینۂ بریلویت

اس کتاب میں پڑھئے

اہل سنت والجماعت کی وضاحت، بدعات پر وعیدیں، اس بات کا ثبوت کہ بریلوی حضرات کا تعلق نہ اہل سنت والجماعت سے ہے نہ حنفی مسلک سے، نبی پاک ﷺ کا عمامہ کیسا تھا، انگوٹھے چومنے کی حقیقت، مصافحہ ومعانقہ بعد نماز کرنا کیسا ہے، قبروں پر اذان کی حقیقت، نماز جنازہ کے بعد دعا کی حقیقت، قبروں کو پختہ کرنے کی حقیقت، قبروں پر چراغاں کرنا، اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام کی حقیقت، سلام پڑھنے کی حقیقت، درود وسلام کونسا ہے، عید میلاد النبی کی حقیقت، عرس کی حقیقت اور بہت کچھ مستند دلائل واقوال کے ساتھ۔

تالیف

مولانا انور حسین گودھروی

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

تقریظ:

قاطع شرک وبدعت استاذ العلماء

حضرت اقدس مولانا سعید احمد صاحب

دامت برکاتہم استاذ التفسیر مدرسہ گلشن عمر

شاخ بنوری ٹاؤن

پسندیدہ ارشادات:

فقیہ العصر استاذ العلماء حضرت اقدس

ڈاکٹر مفتی نظام الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث بنوری ٹاؤن

نام کتاب: ــــــــــــــ آئینہ بریلویت
مؤلف: ــــــــــــــ مولانا انور حسین گودھروی
ایڈیشن: ــــــــــــــ دوم
ماہ وسال اشاعت: ــــــــــــــ مارچ ۲۰۰۶
ناشر: ــــــــــــــ مکتبہ اصلاح وملت
قیمت: ــــــــــــــ

ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبۃ العلوم بنوری ٹاؤن ۰۳۳۳_۳۲۲۷۷۰۶
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
بیت الکتب گلشن اقبال کراچی
کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی
دارالاشاعت اردو بازار کراچی
اقبال بک سینٹر صدر کراچی

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ
تقریظ مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ	۶
تقریظ مولانا سعید اللہ صاحب زیدہ مجدہم	۸
پیش لفظ	۱۱
بدعتی سے ملاقات	۱۶
بدعتی کی عزت کرنا ناجائز ہے	۱۶
اہل سنت والجماعت کسے کہتے ہیں	۱۷
پروفیسر کی آمد	۱۸
دلائل سے گفتگو کرنے کی ہدایت کرنا	۱۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ کون سا ہوتا تھا؟	۱۹
فیصلہ	۲۱
انگوٹھے چومنے کا مسئلہ	۲۱
مدلل جواب	۲۳
امام سخاوی کی اصل عبارت	۲۴
شیخ اسماعیل بروسوی کی اصل عبارت	۲۴
علامہ شامی کا فتویٰ	۲۵
اس موضوع پر تمام روایات بے اصل ہیں	۲۵
فیصلہ	۲۶
مصافحہ ومعانقہ کا مسئلہ	۲۶
ان کے دلائل	۲۷
مدلل جواب	۲۷
بعد نماز مصافحہ شیعوں کا عمل ہے	۲۸

عنوانات	صفحہ
علامہ ابن حجر کا فتویٰ	۲۸
علامہ شامی کا قول	۲۸
فیصلہ	۲۸
شیعہ یہودی کی نماز	۲۹
فیصلہ	۳۰
قبر پر اذان کا مسئلہ	۳۰
تلقین کی غلط تشریح	۳۱
علامہ مرغینانی کا قول	۳۲
علامہ کاسانی کا قول	۳۲
صاحب قدوری کا قول	۳۳
تلقین کیا چیز ہے؟	۳۳
علامہ ابن عابدین کی عبارت	۳۳
لقنوا موتاکم کی وضاحت	۳۵
امام ترمذی نے ایک باب باندھا ہے	۳۵
اور اس کی وضاحت	۳۶
علامہ سید علی بن سلیمانؒ کا قول	۳۶
صاحب مشکوۃ کا قول	۳۶
اور اس کی وضاحت	۳۷
علامہ طیبی کا قول	۳۷
شرح ابوداؤد میں کیا ہے	۳۷
علامہ ابن حجر عسقلانی کی تشریح	۳۷
علامہ مرغینانیؒ کا قول	۳۸

بدعتی سے ملاقات

عبدالحارث: السلام علیکم

سعید: کوئی جواب نہیں دیا اور نہ کوئی عزت کی۔

عبدالحارث: میں نے سلام کیا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

سعید: نہ میں بدعتی کو سلام کرتا ہوں اور نہ جواب دیتا ہوں اور نہ عزت کرتا ہوں۔

عبدالحارث: اس سے پہلے تو سلام بھی کرتا اور جواب بھی دیتا تھا اور عزت کرتا تھا۔

سعید: یہ بات ٹھیک ہے۔

عبدالحارث: اب کیا ہوگیا ایک دم بدل گیا۔

سعید: اللہ تعالی نے کچھ سمجھ داری دی اور کچھ علم پڑھنے کا موقع دیا۔

عبدالحارث: وہ کیا ہے؟

سعید: پہلے میں جاہل و ان پڑھ تھا اللہ نے توفیق دی تو کچھ علم حاصل کیا اور اس پر عمل کر رہا ہوں۔

بدعتی کی عزت کرنا ناجائز ھے

عبدالحارث: کون سا علم تو نے حاصل کیا اور تو اس پر عمل کر رہا ہے؟

سعید: حدیث میں آتا ہے من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام

(مشکوۃ ج ا ص ۳۱)

جس شخص نے بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کے ستون کو گرا دینے میں مدد کی۔ اس حدیث کی رو سے میں نے نہ جواب دیا اور نہ عزت کی کیونکہ تم لوگ بدعتی ہو اور بدعتیوں کی تعظیم و عزت کرنا ناجائز ہے بدعتی کی تحقیر و تذلیل کرنا اس بات کا اظہار ہے کہ اسے سنت

سے محبت ہے اور بدعتی کی عزت کرنا اس بات کا اظہار ہے کہ اس نے سنت کی تحقیر کی اور اسلام کی عمارت کو اجاڑا۔

اھل سنت والجماعت کسے کھتے ھیں

عبدالحارث: تم زیادتی کر رہے ہو ہم لوگ بدعتی نہیں ہیں۔

سعید: تو پھر کیا آپ لوگ اہل سنت والجماعت میں شامل ہیں۔

عبدالحارث: جی ہاں ہم اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

سعید: اہل سنت والجماعت کسے کہتے ہیں؟

عبدالحارث: وہ طریقہ وہ راستہ جو تسلسل سے چلا آرہا ہو اور اس پر عمل ہو رہا ہو۔

سعید: اہل سنت والجماعت کا مفہوم آپ کو معلوم نہیں۔

عبدالحارث: تو پھر کیا ہے؟

سعید: احادیث میں آتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں (73) تہتر فرقے ہوں گے تمام فرقے جہنم میں جائیں گے صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا صحابہ نے پوچھا وہ کون سا ہے فرقہ جو جنت میں جائے گا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ما انا علیه و اصحابه یعنی جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں وہ جنت میں جائے گا۔

(عارضۃ الاحوذی ج ۵ ص ۷۸)

ہمارے اسلاف نے اہل سنت والجماعت کا مفہوم اسی حدیث سے لیا ہے یعنی ما انا علیه سے مراد حضور ﷺ کی سنت و اصحابہ سے مراد صحابہ کا قول و عمل۔

(دیکھیے شرح عقائد ص ۱۲۴ العقیدۃ الواسطیہ ص ۲ الغنیۃ الطالبین ص ۱۷۴)

پس اب اہل سنت والجماعت میں وہی لوگ شامل ہوں گے جن کا عمل حضور ﷺ کی سنت اور صحابہ کے عمل کے مطابق ہوگا۔

صحابہ اس کو کرتے اور یہ عمل آج تک اچھا سمجھا جاتا لیکن اس کا سنت ہونا ثابت نہیں اور نہ ہی کسی عالم نے اس کو کرنے کی اجازت دی بلکہ سختی کے ساتھ اس کو منع فرمایا۔ پروفیسر صاحب آپ اس کے بارے میں کیا حکم فرمائیں گے۔

پروفیسر صاحب کا فیصلہ

پروفیسر: یہ عرس واقعی بعد میں پیدا ہوا ہے اور جو چیز بعد میں پیدا ہو وہ کیسے سنت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ کے زمانے میں بڑے بڑے صحابہ شہید ہوئے اور فوت ہوئے ان کی قبروں پر عرس نہیں ہوتا اور خلفاء راشدین کے دور میں بھی بڑے بڑے صحابہ وسلف صالحین فوت ہوئے وہ اپنے زمانے کے عظیم ہستی تصور ہوتے تھے۔ لیکن ان کی قبر پر بھی عرس نہیں ہوتا بلکہ خود حضور ﷺ کے روضہ مبارک پر عرس نہیں ہوتا اور نہ ابوبکر وعمر وعثمان و حیدر کی قبروں پر عرس ہوتا ہے جب ان کے لیے عرس نہیں ہوتا تو دوسرے کے لیے بھی ناجائز ہوا اس لیے میں یہی کہوں گا کہ عرس منانا سنت نہیں بلکہ بدعت ہے۔

سعید: پروفیسر صاحب یہ لوگ عرس مناتے ہیں مختلف بزرگوں کا نام لے کر آپ ان کو جانتے بھی ہیں یہ کون صاحب ہیں کب پیدا ہوئے کب وفات ہوئی کن سے تعلیم حاصل کی کہاں کے رہنے والے ہیں واقعی ہی دنیا میں ان کا ایک مقام تھا اور اپنے دور میں لوگ ان کے معتقد تھے یا صرف کمانا ٹٹولنا مقصود ہے۔

پروفیسر: ہم کو تو صرف ایک دو کے سوا کسی کا حال معلوم نہیں ہم تو صرف دیکھا دیکھی میں کرتے ہیں ہم سے پہلے لوگ کرتے تھے اس لیے ہم نے بھی وہ ہی طریقہ اختیار کیا ہے لیکن اب میری توبہ نہ میں عرس میں جاؤں گا اور نہ اس کی دعوت دوں گا بلکہ اس سے روکوں گا۔

سعید: کیا یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا نہیں؟

پروفیسر: واقعی ان لوگوں پر شیطان مسلط ہو گیا ہے۔

بریلوی لوگ نہ اہل سنت والجماعت میں شامل ہیں نہ حنفی

سعید: پروفیسر صاحب بریلوی حضرات نہ اہل سنت والجماعت میں شامل ہیں نہ حنفی ہیں۔

پروفیسر: اس کی تھوڑی وضاحت فرمائیں۔

سعید: ہم نے جو گفتگو کی اس میں سنت و بدعت کا لفظ آتا رہا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ سنت و بدعت کے بارے میں کچھ عرض کروں۔

سنت و بدعت باہم متقابل ہیں جب ایک چیز سنت ہے تو وہ بدعت نہیں اور جب ایک چیز بدعت ہے وہ سنت نہیں۔

سنت وہ طریقہ ہے جو حضور ﷺ نے اپنایا ہے اور اس کے خلاف بدعت ہے اس کے ساتھ ساتھ خلفائے راشدین وصحابہ کرام کی سنت بھی سنت نبوی کا حکم رکھتی ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے

علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین

(مشکوۃ ص ۳۰)

میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت تم پر لازم ہے اسی طرح دوسری جگہ ارشاد فرمایا

اکرموا اصحابی فانهم خیارکم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یظهر الکذب

(مشکوۃ ص ۵۵۴)

میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم میں سب سے پسندیدہ لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے اس کے بعد جھوٹ کا ظہور ہوگا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ کے راستے پر چلنے کا حکم دیا ہے اور جو شخص ان کے

راستے سے ہٹ جائے اور اس کے خلاف راستے پر چلے تو اسے گمراہ قرار دیا جائے گا۔

اس لیے صحابہ کرام کی سنت ہی دراصل حضور ﷺ کی سنت مطہرہ کا آئینہ ہے۔

اور اسی طرح تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ کو بھی بہترین زمانہ کہا گیا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم

(الصواعق الحرقہ ص ۹)

ان تین زمانوں میں مسلمانوں کا عمل جس چیز پر رہا وہ بیشک سنت کے دائرے میں آتا ہے اور جو چیز حضور ﷺ صحابہ کرام تابعین کے زمانے میں معمول ومروج نہ رہی اس کو دین کی بات سمجھ کر کرنا بدعت کہلاتی ہے۔

اس معمولی تشریح سے سنت و بدعت کی حقیقت معلوم ہوجاتی ہے اور جو بریلوی اہل سنت والجماعت سے خارج ہے وہ اسی بنا پر ہے ان کا عمل نہ سنت سے ثابت ہے نہ صحابہ کرام سے اور اسی طرح بریلوی حنفی بھی نہیں کیونکہ جن امور پر ہماری گفتگو ہوئی بریلویوں کا مذہب ان چیزوں پر ہے لیکن میں نے آپ کے سامنے قدرے تفصیل کے ساتھ حنفی علماء کے مذہب اور اس کے فتاوی جات نقل کردیے ہیں۔

کسی ایک حنفی عالم نے ان چیزوں کو اپنا مذہب بنایا اور نہ اس کے کرنے کا فتوی دیا ہے۔

بلکہ تمام حنفی علماء نے ان چیزوں کو بدعت قرار دیا ہے اور اس سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

تو بریلوی حضرات پھر اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت وحنفی کیونکر کہتے ہیں ان کا عمل ان کے خلاف ہے۔

ان کو چاہیے کہ آج سے ہی اپنے آپ کو اہل سنت والجمات وحنفی کہنا چھوڑ دیں وہ لوگ

مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں ان کا وبال ان ہی لوگوں پر ہے یا اللہ ہم کو ان لوگوں سے بچا۔

آمین

بریلوی لوگ بدعتی ھیں و بدعت کے بارے میں وعیدیں

سعید: پروفیسر صاحب کیا پھر بریلوی لوگ بدعتی نہ ہوئے؟

پروفیسر: کیوں نہیں بلکہ انتہائی درجے کے بدعتی ہیں۔

سعید: بدعت کے بارے میں بے شمار وعیدیں ہیں

اس کو بھی سنیے۔

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ من احدث فی امرنا ھذا مالیس منه فھو رد

(مشکوۃ ۲۷)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے دین میں کوئی طریقہ نکالا جو دین میں نہیں تھا تو وہ مردود ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

و شر الامور محدثاتھا و کل بدعة ضلالة

(مشکوۃ ص ۲۷)

بدترین امور بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اور دوسری حدیث میں آتا ہے

و کل ضلالة فی النار

(نسائی ج ا ص ۱۷۹)

اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

ایک حدیث میں بدعتی کو پناہ دینے پر بھی سخت وعید نازل ہوتی ہے کہ قال رسول اللہ

المدینۃ حرام مابین عیر الی ثور فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل

(مشکوۃ ص ۲۳۸)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ مقام عیر سے لے کر مقام ثور تک حرم ہے جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو نہ تو اس کی نفلی عبادت قبول ہوگی اور نہ فرضی۔

اس سے بڑھ کر سخت الفاظ بدعت وبدعتی کے تردید و مذمت کے لیے کیا ہوسکتے ہیں۔

آگے سنیے

قال رسول اللہ ﷺ ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ

(ابن ماجہ ص ۶)

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے تاوقتیکہ وہ اپنی بدعت کو ترک نہ کر دے۔

قال رسول اللہ من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام

(مشکوۃ ص ۳۱)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی بدعتی کی تعظیم وتوقیر کی تو اس نے اسلام کو گرانے پر اس کی مدد اور اعانت کی۔

قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ حجب التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۸۹)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی پر توبہ کا دروازہ بند کر دیا ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلھا من السنۃ تمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ

(مشکوۃ ص ۳۱)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی قوم بدعت ایجاد نہیں کرے گی مگر اس کی مقدار میں سنت ان سے اٹھالی جائے گی سو سنت کو مضبوطی سے پکڑنا بدعت کے ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔

آگے سنیے

اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ

(الصواعق المحرقۃ ص ۴)

اہل بدعت انسانوں اور جانوروں سے بھی بدتر ہے۔

لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلاۃ ولا صوما ولا صدقہ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین

(الصواعق المحرقۃ ص ۴)

اللہ تعالیٰ صاحب بدعت کی نہ نماز نہ روزہ نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض عبادات کو قبول کرتا ہے وہ اسلام سے ایسے نکلے ہوئے ہیں جیسے بال آٹے سے نکالا جاتا ہے۔

اصحاب البدع کلاب النار

(الصواعق المحرقۃ ص ۴)

صاحب بدعت جہنم کے کتے ہیں۔

عمل قلیل فی سنة خیر من عمل کثیر فی بدعة

(الصواعق المحرقہ ص ۴)

تھوڑا عمل جو سنت ہو وہ بہتر ہے اس عمل سے جو بدعت ہے اور زیادہ ہو۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا جو شخص میرے پاس آئے گا وہ اس کا پانی پیے گا اور جو ایک بار پی لے گا پھر اسے کبھی پیاس نہیں ہوگی کچھ لوگ میرے پاس وہاں آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے مگر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ پیدا کردی جائے گی میں کہوں گا کہ یہ تو میرے آدمی ہیں مجھے جواب ملے گا آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا یہ جواب سن کر میں کہوں گا سحقا سحقا لمن غیر بعدی ۔ پھٹکار پھٹکار ان لوگوں کے لیے جنہوں نے میرے بعد میرا طریقہ بدل ڈالا۔

(مشکوٰۃ ۴۸۸)

امام مالکؒ بدعات کی تردید کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

من ابتدع فی الاسلام بدعة یراھا حسنة فقد زعم ان محمد ﷺ خان الرسالة لان اللہ تعالیٰ یقول الیوم اکملت لکم دینکم الایہ فما لم یکن یومئذ دینا فلا یکون الیوم دینا

(کتاب الاعتصام ج ۱ ص ۴۷)

جس نے اسلام میں کوئی بدعت نکالی جس کو وہ اچھا سمجھتا ہے گویا اس نے گمان کیا کہ حضرت محمد ﷺ نے ادائیگی رسالت میں خیانت کی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا ہے (الایہ) پس جو چیز اس وقت دین نہ تھی آج بھی ہرگز دین نہیں ہوسکتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ

اتبعوا اثارنا ولا تبتدعوا فقد کفیتم

(الاعتصام ج ۱ ص ۵۴)

تم ہمارے نقش قدم پر چلو اور نئی نئی بدعات مت ایجاد کرو کیونکہ تم کفایت کیے گئے ہو۔

امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں۔

واما اھل السنة والجماعة فیقولون فی کل فعل وقول لم یثبت عن الصحابة عنھم ھو بدعة لانہ لو کان خیر لسبقونا الیہ انھم لم یترکوا خصلہ من خصال الخیر الا قد بادروا الیھا

(تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۱۵۶)

اہل سنت والجماعت یہ فرماتے ہیں کہ جو قول و فعل حضور ﷺ کے صحابہ کرام سے ثابت نہ ہو تو اس کا کرنا بدعت ہے کیونکہ اگر وہ کام اچھا ہوتا تو ضرور حضرات صحابہ کرام ہم سے پہلے اس کام کو کرتے اس لیے کہ انہوں نے نیکی کے کسی پہلو اور کسی نیک اور عمدہ خصلت کو تشنہ عمل نہیں چھوڑا بلکہ وہ ہر کام میں گویا سبقت لے گئے۔

ان عبارات سے بریلوی حضرات بدعتی ہوئے ان کا عمل صحابہ کرام کے عمل کے خلاف ہے۔

ان کو توبہ کرنی چاہیے بدعت اتنی بری چیز ہے جو بدعت پر چلتے ہیں اللہ رب العزت ان کو توبہ کی توفیق ہی نہیں دیتے توبہ کا دروازہ ان کے لیے بند کردیا جاتا ہے کیونکہ توبہ تو وہ شخص کرتا ہے جو گناہ کو گناہ سمجھتا ہو لیکن بدعتی اپنے بدعمل کو گناہ ہی نہیں سمجھتا وہ کس چیز کی توبہ کرے۔

اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ

الٰہی خیر کہ فتنہ آخر زمان آیا
رہے ایمان و دیں باقی کہ وقت امتحان آیا

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بدعت کی تردید اس طرح کرتے ہیں۔

ہر ہوشیار دانا مومن کے واسطے بہتر ہے کہ آیات اور احادیث کے جو ظاہرہ معنی ہوں اس کی پیروی کرے اور تابعدار بنے اور نئی باتیں نہ نکالے اور نہ اپنی طرف سے کمی بیشی کرے اور نہ بہت تاویلیں نکالیں ایسا نہ ہو کہ بدعت اور گمراہی اختیار کرے اور پھر اس سے ہلاک ہو جاوے۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ تم پیروی کرو اور بدعت اختیار نہ کرو یہی تمہارے لیے کافی ہے معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جو باتیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں ان کی جستجو سے بچو اور یہ بھی مت کہو کہ فلاں چیز کیا ہے۔ جب مجاہدؒ کو معاذؓ کی یہ حدیث معلوم ہوئی تو اس نے کہا کہ ہم کہا کرتے تھے کہ یہ کیا ہے؟ مگر اب سے ایسا نہیں کہیں گے اس لیے ہر ایک مومن کو سنت اور جماعت کی پیروی کرنی واجب ہے پس سنت اسی طریقے کو کہتے ہیں جس پر رسول اللہ ﷺ چلے اور جماعت وہ بات ہے جس پر چاروں اصحابہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں اتفاق کیا ہے اور یہ لوگ سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں کیونکہ ان کو سیدھا راستہ دکھایا گیا ہے ان سب پر خداوند کریم کی رحمت ہو اور مناسب یہ ہے کہ اہل بدعت کے ساتھ مباحثہ میل جول نہ کیا جاوے اور نہ ان کو سلام کہے کیونکہ ہمارے امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اہل بدعت کو سلام کرتا ہے گویا وہ ان سے دوستی رکھتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم آپس میں سلام پھیلاؤ تا کہ تمہارے درمیان محبت بڑھے اور بدعتیوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ

ہی ان کے قریب جاؤ اور ان کے کسی خوشی کے وقت یا ان کی عید کے دن ان کو مبارک باد نہ کہو اور اگر یہ لوگ مر جائیں تو ان پر جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور اگر کہیں ان کا ذکر ہو تو ان کے حق میں رحمت کے کلمے نہ کہے جائیں بلکہ ان لوگوں سے دور رہیں اور ان سے دشمنی رکھیں اور یہ دشمنی خداوند تعالیٰ کے واسطے ہو اور اس اعتقاد سے ہو کہ اہل بدعت کا مذہب جھوٹا ہے اور ان کی دشمنی سے ہم کو بڑا ثواب اور بہت اجر ملے گا۔

رسول اللہ ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی اللہ کے واسطے اہل بدعت کو اپنا دشمن سمجھے اور دشمنی کی نظر سے ان کو دیکھے تو خداوند کریم اس کے دل کو امن و ایمان سے بھر دے گا اور اگر کوئی اہل بدعت کو خدا دشمن جان کر ان کو ملامت کرے تو خداوند کریم قیامت کے دن اس کو امن اور ایمان میں رکھے گا اور جو شخص اہل بدعت کو ذلیل و خوار رکھے اللہ جل شانہ اس کو بہشت میں سو درجے بخشے گا اور جو آدمی بدعتی سے کشادہ پیشانی سے یا اس طرح سے پیش آئے جس سے وہ خوش ہو تو اس شخص نے اس چیز کی حقارت کی۔ جو اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول ﷺ پر نازل فرمائی اور ابی مغیرہؒ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ جل شانہ اہل بدعت کے اعمال قبول نہیں کرتا جب تک وہ بدعت سے باز نہ آئیں اور فضیل بن عیاضؒ روایت کرتے ہیں اگر کوئی آدمی اہل بدعت کے ساتھ دوستی کرے تو اس کے نیک عملوں کو خداوند تعالیٰ ضائع کر دیتا ہے اور اس کے دل سے ایمان کا نور نکال لیتا ہے اور جس وقت اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص اہل بدعت سے دشمنی رکھتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کو بخش دیتا ہے اگر چہ اس کے عمل تھوڑے ہی ہوں اور جب تو کسی بدعتی کو راستے میں آتا ہوا دیکھے تو اس راستہ کو چھوڑ دے اور

دوسرے راستے سے ہو کر چلا جا فضیل بن عیاضؒ نے کہا ہے کہ سفیان عیینہؒ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بدعتی کے جنازہ کے پیچھے جاوے تو جب تک وہ واپس نہ آوے خدا کا غضب اس پر نازل ہوتا رہتا ہے اور تحقیق رسول مقبول ﷺ نے بدعتی پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے کہ جو آدمی دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے یا بدعتی کو اپنے ہاں پناہ دے اس پر خداوند تعالیٰ اور اس کے سب فرشتوں اور سب آدمیوں کی لعنت نازل ہوتی ہیں اور اس کے صرف اور عدل کو خداوند تعالیٰ قبول نہیں کرتا اور صرف سے فرض مراد ہے اور عدل سے مراد نفل ہے۔

(غنیۃ الطالبین ص ۱۷۳-۷۵)

گفتگو طویل ہوگئی اب آپ لوگوں کی مرضی کہ جس راستے پر چلنا چاہو اختیار کرو میں نے تو حقیقت کو واضح کر دیا ہے اور میں تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی باتوں پر عمل کروں گا جو انہوں نے اپنی کتاب میں لکھ دیا ہے۔

پروفیسر: آج سے میری توبہ میں اب توبہ کرتا ہوں جو مجھ سے ہو چکا یا اللہ اس کو معاف فرما آئندہ میں اس سے اجتناب کروں گا اور اب میں سچا اور پکا مسلمان ہوتا ہوں۔

سعید: عبدالحارث آپ بھی تو کچھ فرمائیں۔

عبدالحارث: میں اپنے مذہب بریلویت کو چھوڑتا ہوں اور جو آپ کا مذہب ہے اس کو اختیار کرتا ہوں اس لیے کہ آپ کا مذہب رسول اللہ والا صحابہ کرام و سلف صالحین والا ہے بریلوی کا مذہب بدعت پر مشتمل ہے آج مجھے پتہ چلا میں بھی توبہ کرتا ہوں یا اللہ مجھے اس صحیح دین پر چلا جو رسول اللہ ﷺ و صحابہ والا ہے۔ آمین

سعید: اب ہم آپس میں ایک دوسرے سے سلام کر کے رخصت ہوتے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا صاحب لواء الفخر محمد و علی الہ واصحابہ وازواجہ اجمعین تبعۃ الی یوم الدین

انور حسین گودھروی

۳۰ جمادی الاخر ۱۴۲۴ھ ۲۹ اگست ۲۰۰۳

یوم الجمعۃ بعد صلوۃ الجمعۃ